**Research Journal Ulum-e-Islamia**
Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum-e-Islamia/
E-Mail:muloomi@iub.edu.pk ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)
Vol.No: 31, Issue:02. (Jul-Dec 2024) Date of Publication: 27-11-2024
Published by: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

# قرآن کے مثانی اور مفصلات کی سورتوں کی ترتیب کا ربط معنوی کا ایک تحقیقی جائزہ: تفسیر معارف القرآن کاندھلوی کی روشنی میں

# A research study on the thematic connection between the order of the *Mathani and Mufassalat* surahs of the Quran In the light of the Ma'arif al-Quran Kandhalvi

**Bilal Khan**
M.Phil Scholar in Islamic Studies , University of Malakand
Corresponding Author Email: bilalahmad123866@gmail.com
**Syeda Fatma Hussain**
M.Phil Scholar in Islamic Studies, University of Malakand
Email: fatimahussain0343@gmail.com
**Zakir ullah**
PhD Research Scholar in Islamic studies, University of Malakand. Email: Zakiruom438@gmail.com

## Abstract:
This research paper explores the thematic coherence and interconnected arrangement of the Mathani and Mufassalat surahs in the Quran, focusing on their sequential placement and meaningful connections. The study examines how the arrangement of these surahs reflects a deeper thematic structure, shedding light on their interrelation within the Quranic compilation. Recognizing that Muslim scholars widely consider the mushaf order to be tawqifi (divinely ordained), this research delves into the underlying wisdom behind the sequence of surahs. By utilizing Muhammad Idris Kandhalvi’s exegesis Ma'arif al-Quran, this study critically analyzes his interpretations to uncover the deeper semantic links between adjacent surahs in the Mathani and Mufassalat sections. The research aims to contribute to a broader understanding of the Quran’s structural unity, demonstrating how the thematic arrangement reinforces the Quranic message. Through Kandhalvi’s insights, this paper offers a fresh perspective on the harmonious composition of the Quran and the intentional organization of its surahs.

**Keywords:** Mathani, Mufassalat, Ma'arif al-Quran, Muhammad Kandhalvi, Interrelation of Surahs

### تفسیر معارف القرآن:

معارف القرآن مولانا محمد اور میں کاندھلوی صاحب کی مطالب قرآنیہ کی تشریح، ربط آیات و سور کا بیان، ملحدین کے اعتراضات اور ان کے جوابات پر مشتمل ایک علمی تفسیر ہے۔ مولانا صاحب نے یہ تالیف سورۃ صافات کے اختتام تک پہنچا کر وفات پا گئے پھر اس کی تکمیل مولانا محمد مالک کاندعلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ان ہی کے اسلوب پر کی[1]۔

### محمد ادریس کاندھلوی:

آپ شہر بھوپال میں ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ 20 اگست 1899ء کو پیدا ہوئے۔ اگرچہ آپ کی جائے پیدائش بھوپال ہے لیکن آپ کا وطن مالوف کاندھلہ ہے جو ہندوستان کے صوبہ یوپی ہی کا ایک قصبہ ہے۔ آپ مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد مظاہر العلوم سے سند فراغ حاصل کی۔ پھر دار العلوم دیوبند سے دورہ حدیث کیا۔ مفتی محمد کفایت اللہ کے قائم کردہ مدرسہ

امینیہ دہلی سے آپ نے تدریس شروع کی مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے تقریبا 19 سال دارالعلوم دیوبند میں تدریس کی۔ 1949ء میں ہجرت کرکے پاکستان آئے پاکستان میں آپ جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ اشرفیہ لاہور سے وابستہ رہے۔ 28 جولائی 1974ء رجب ۱۳۹۴ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

### مثانی:

قرآن کی وہ سورتیں جس میں سو سے کم آیتیں ہیں، ان کی ابتداء کے بارے میں مختلف آراء ہیں سورۃ فاطر سے یا سورہ احزاب سے شروع ہوتی ہیں اور سورۃ ق تک ہیں [2]۔

### مفصلات:

مفصل سے وہ سورتیں جن میں جلد جلدی فاصل آتے ہیں یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں یہ مثانی کے بعد شروع ہو کر سوۃ الناس تک ہیں. [3] پھر ان کی تین قسمیں بنائی گئی ہیں اس لیے مفصلات جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے

### ربط معنوی:

اس کو مضمون اور معنی ربط کہتے ہیں۔ کے اس سورت اور دوسرے سورت کے معنی اور مضمون کا ایک دوسرے کے ساتھ کیا ربط ہے یعنی ایک سورت میں ایسا مضمون ذکر ہے۔ کہ دوسرے سورت کے مضمون کے ساتھ ایک قسم کا تعلق اور اور اس کے مسئلے دوسرے سورت کے مسئلوں کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ [4]

## سورتوں کی ترتیب کا معنوی ربط

### سورۃ یٰسین کا سورۃ فاطر کے ساتھ ربط

سورۃ فاطر میں زیادہ توحید اور رسالت کا مضمون تھا اور آخر سورت میں منکرین اور متکبرین نبوت کی تہدید کی تھی۔ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ اس سورت کو اثبات رسالت اور متکبرین کی تہدید سے شروع فرمایا اور حسب سابق رسول اللہؐ کو تسلی دی۔ [5]

### سورۃ الصافات کا سورۃ یٰسین کے ساتھ ربط

سورۃ یاسین میں تین مضمون تھے توحید رسالت اور قیامت۔ پہلی سورت کا آغاز رسالت سے فرمایا اور اس سورت کا آغاز توحید کے مضمون سے فرمایا اور اس سورت میں انہی تین مضامین کا بیان ہے۔ [6]

### سورۃ ص کا سورۃ الصافات کے ساتھ ربط

سورۃ الصافات کا ابتداء توحید پر اور اختتام سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ اور مسئلہ نبوت پر ہوا۔ اس سورت کا آغاز قرآن کریم کی حقانیت اور عظمت پر ہوا جو رسول اللہؐ کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ [7]

### سورۃ الزمر کا سورۃ ص کے ساتھ ربط

سورۃ ص میں زیادہ تر مضمون رسالت کے متعلق تھا جن میں حضورؐ کی رسالت کا اثبات منکرین کے لغو اور بے ہودہ اعتراضات کا رد ہوا اور احمقانہ تمسخر کا جواب تھا۔ اس سورت میں اکثر مضمون توحید سے متعلق ہے توحید ثابت کرکے مصدقین کی مدح اور انکی جزا اور ان پر انعامات الہیہ کا ذکر ہے اور ابطال شرک کے لیے عقلی اور فطری دلائل ذکر کئے ہیں۔ [8]

**سورۃ مؤمن کا سورۃ الزمر کے ساتھ ربط**

سورۃ زمر میں ابتداء ہی سے وحی اور قرآن کی حقانیت کا بیان تھا اور انتہا اس مضمون پر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے مخلوقات کے درمیان صحیح صحیح فیصلہ اور عدل وانصاف قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ کی شان عزت اور مثلا الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ زبردست ہونا، علم والا ہونا، غَافِرِ الذَّنبِ گناہوں کی مغفرت کرنے والا، قَابِلِ التَّوْبِ توبہ قبول کرنے والا، شَدِيدِ الْعِقَابِ نافرمانی کرنے والوں کو سزا دینے والا، ذِي الطَّوْلِ بڑا بخشنے والا، لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اور وہ اللہ ایک تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، إِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور اس کی طرف لوٹنا ہے۔ اس صفاتِ خداوندی کے ساتھ کلام کی ابتدا ہوئی ہے۔[9]

**سورۃ حم سجدہ کا سوورۃ مؤمن کے ساتھ ربط**

سورۃ مؤمن میں اکثر مضامین اثبات توحید ودلائل قدرت اور اثبات قیامت پر مشتمل تھا۔ اور اس سورت کے زیادہ مضامین اثبات رسالت پر ہے۔ اور بعث بعد الموت اور حشر ونشر کو بھی ثابت کیا گیا اور بالخصوص قریش کے لوگ جو توحید خداوندی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے سے اعراض کرتے تھے ان پر وعید بھی ہے۔[10]

**سورۃ الشوریٰ کا سورۃ حم سجدہ کے ساتھ ربط**

سورۃ حم سجدہ کے مضامین کا حاصل مخالفین کے اعتراضات کا رد اور ان پر توبیخ تھا اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور وحی الہی کی عظمت کو ثابت کیا جارہا ہے اور اس کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی جارہی ہے اور منکرین پر توبیخ اور وعید ہے اور یہ اپنے افعال قبیحہ کی سزا سے ہر گز نہیں بچ سکتے۔[11]

**سورۃ الزخرف کا سورۃ الشوریٰ کے ساتھ ربط**

سورۃ الشوریٰ میں اثبات وحی بیان تھی اور رسالت اور نبوت کو ثابت کرتے ہوئے وحی کے قسموں کی تحقیق اور تفصیل بیان فرمائی گئی اس سورت میں کتاب الہی کی عظمت بیان کی جارہی ہے کہ وہ کتاب مبین ہے جس کی عربی ہونے کی وجہ سے اہل عرب ان کو اس کے اعجاز اور حقانیت کو بخوبی جانتے تھے اور اس طرح ان کو قرآن پر ایمان لانے اور اس کو کلام الہی ماننے میں کوئی قائل نہ ہونا چاہیے۔ سورۃ شوریٰ کا اختتام وحی الہی کی تحقیق اور نزول وحی کی صورتوں پر تھا اس سورت کی ابتداء وحی الہی اور کتاب ربانی کی عظمت اور اوصاف عالیہ کے بیان سے کیا جارہا ہے۔[12]

**سورۃ الدخان کا سورۃ الزخرف کے ساتھ ربط**

سورۃ زخرف کے اکثر مضامین قرآن کریم کی حقانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے اثبات پر مشتمل تھا اور قرآن کریم کے کلام الہی ہونے پر دلائل وبراہین ذکر کرکے اور اس براہین کے سلسلہ کے بعد متکبرین اور مجرمین کی سزاؤں اور ان کے عبرتناک احوال ذکر کئے اور سورت کے کو ختم کیا اب اس سورت کا آغاز قرآن کی عظمتوں کے مضامین سے ہورہا ہے اور یہ کہ اس کا نزول جس مبارک رات میں ہوا ہے وہ کسی عظیم اور برکتوں والی رات ہے اور اس شب کی کیا خصوصیات ہے اور جو کتاب خود عظمت والا ہو اور جس زمانہ میں اتاری جائے وہ بھی برکتوں والا زمانہ ہو تو بلاشبہ اس پر ایمان اور اس کے احکام کی اطاعت وفرمانبرداری بھی خیر وبرکت کا موجب ہوگی۔[13]

**سورۃ الجاثیہ کا سورۃ الدخان کے ساتھ ربط**

سورۃ دخان کا مضمون ان اوصاف پر ختم کیا۔ جو انسانی فوز وفلاح اور سعادت کے ضامن ہیں اور یہ کی قرآن کریم عربی زبان میں نازل کیا گیا اب اگر اس کے بعد بھی لوگ ہدایت قبول نہ کریں تو یہ ان کی محرومی اور بدنصیبی ہے تو اس مناسبت کی وجہ سے سورۃ جاثیہ کی ابتداء

عظمت قرآن سے کی جارہی ہے۔اور اس کے ساتھ دلائل قدرت کا بھی بیان ہے جی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت بھی پہچان سکیں اور اس کے ساتھ انعامات کا ذکر بھی ہے اور قادر مطلق کی نافرمانی پر تنبیہ اور وعید بھی ہے۔[14]

**سورۃ الاحقاف کا سورۃ الجاثیہ کے ساتھ ربط**

سورۃ جاثیہ کی اخری ایات میں قرآن کی احقانیت کا بیان تھا اور یہ کہ قیامت ایک حقیقت ہے جس پر ایمان ویقین انسانی سعادت اور فوزوفلاح ہے اس لیے اس سورت کے زیادہ مضامین دلائل قدرت، قرآن کریم کی حقانیت اور اثبات حشرونشر پر مشتمل ہیں۔[15]

**سورۃ محمدؐ کا سورۃ الاحقاف کے ساتھ ربط**

سورۃ احقاف کا اختتام میں مجرمین کی ہلاکت اور تباہی کے واقعات پر ہوا اور مقصود اس سے اہل مکہ کو رتنبیہ تھی کہ وہ ان واقعات سے عبرت حاصل کریں اور ساتھ ہی رسول اللہؐ کو تسلی بھی دینا تھا کہ آپؐ اللہ کی مدد اور رحمت کا انتظار کریں بہر حال حق غالب ہو گا تو اس سورت کی ابتداء کافروں اور منکروں کے اعمال کی بربادی کے بیان سے کی جارہا ہے اور یہ حق اور باطل کا فرق اس دنیوی زندگی میں بھی انسان کے سامنے اکر رہے گا اور اخرت میں بھی باطل پرستوں کی تباہی اور عذاب اور اہل حق کی کامیابی ونجات قطعی یقینی ہے۔[16]

**سورۃ الفتح کا سورۃ محمدؐ کا ساتھ ربط**

سورۃ محمدؐ کا مضمون کافروں اور دشمنان اسلام سے مقابلہ اور جہاد کا تھا جس میں منافقین کی سازشوں اور اسلام کے خلاف ان کے مکر وفریب اور ان کی ذلت وناکامی کا بیان تھا اب اس سورت میں مسلمانوں کے غلبہ اوور کامیابی کا ذکر ہے اور فتح مبین کا بشارت ہے۔[17]

**سورۃ الحجرات کا سورۃ الفتح کے ساتھ ربط**

سورۃ الفتح میں فتح مبین کا اعلان اور فتح خیبر کی بشارت تھی۔فارس اور روم سے جہاد کا ذکر تھا جو خلفاء راشدین کے زمانہ میں ہوا ان مضامین کے ساتھ مخلصین اور غیر مخلصین کا فرق اور ان کے کچھ احوال بیان کئے اور ان میں وہ ہستیاں جس کو اللہ تعالیٰ نے امت کے واسطے ایک نمونہ بنایا یعنی حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خاص طور پر ان کے اوصاف وفضائل بیان کئے گئے اب اس سورت میں بوضاحت خلفائے راشدین کے ایمان اور اطاعت رسول اللہؐ کا وہ رنگ بیان کیا جارہا ہے جس کے باعث وہ ان کرامتوں اور بشارتوں کے مستحق ہوئے جو گزشتہ سورت میں بیان کی گئی۔[18]

**سورۃ ق کا سورۃ الحجرات کے ساتھ ربط**

سورۃ الحجرات کا مضامین آداب وحقوق رسالت پر مشتمل تھے اور اس کی تفصیل تھی کہ انسانی سعادت اوور کامیابی کا دار مدار صرف رسول اللہؐ کے احکام وفرامین کی اطاعت وپیروی ہی میں منحصر ہے۔اور بارگاہ رسالت میں انقیاد فرماں برداری حقیقت ایمان ہے۔اب اس سورت میں قرآن کریم کی عظمت وبرتری بیان کی جارہی ہے اور یہ کہ جملہ ہدایت اور سعادت وفلاح کے خزانے کتاب الہی یعنی قرآن کریم کے زریعے سے حاصل ہوسکتے ہیں۔[19]

**سورۃ الذاریات کا سورۃ ق کے ساتھ ربط**

اس سورت کے مضامین بھی زیادہ تر اثبات حشرونشر پر مشتمل ہے۔گزشتہ سورت میں تخلیق کائنات اور انسان کے جملہ احوال پر اللہ تعالیٰ کے علم قدرت کا احاطہ کرتے ہوئے ان حقائق کو ثابت فرمایا گیا تھا۔کہ کسی بھی مجرم اور نافرماں منکر کو اللہ کی عذاب اور گرفت سے بے فکر نہ ہونا چاہیے اور نہ ہی وہ اللہ کی گرفت سے بچ سکتا ہے اس کے ساتھ اثبات قیامت کے یے دلائل قدرت اور مشاہدات کو پیش کیا گیا، کہ کسی درجہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں تردد باقی نہ رہے۔اب اس سورت میں وقوع قیامت کی نہایت عظمت اور اہمیت کے ساتھ

خبر دی جارہی ہے اور انسانوں کو پوری قوت کے ساتھ یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ اخرت سے غافل نہ ہوں اور فکر اخرت اور اس کی تیاری میں مصروف ہو جائیں یوں تو قرآن کریم میں سینکڑوں آیات ہیں جو مسئلہ حشر ونشر اور اثبات قیامت پر مشتمل ہیں لیکن جس جلال اور رعب کے ساتھ یہاں قیامت کا ذکر فرمارہا ہے وہ کہی نہیں فرمایا اور یہ انداز ایک معجزانہ شان رکھتی ہے۔[20]

**سورۃ الطور کا سورۃ الذاریات کے ساتھ ربط**

سورۃ الطور کے مضامین دین کے بنیادی عقائد کی تحقیق وتثبیت پر مشتمل ہے۔ خاص طور پر توحید ورسالت کا مضمون دلائل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے کفار مکہ پر حجت قائم کی گئی اسی طرح بعث بعد الموت اور جزاءوسزا کا مسئلہ بھی نہایت جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا گیا اور یہ کہ قیامت کے احوال کس قدر شدید ہوں گے ان کی شدت اور ہولناکی ذکر فرمائی اور یہ کہ عذاب خداوندی جب کفار پر مسلط ہو گا تو اسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا اسی اہمیت کے پیش نظر مضمون کی ابتداء عظیم الشان قسموں سے فرمائی گئی۔ مجرمین کی سزا و سختی کے بیان بعد اہل ایمان اور تقویٰ پر انعامات خداوندی کا بیان ہے۔ اور اسی ضمن میں رسول اللہؐ کی نبوت ورسالت کو ثابت فرمایا گیا۔ سوورت کے اختتام پر مشرکین کے معبودانِ باطلہ کی مذمت کرتے ہوئے انکو تنبیہ وتہدید کی گئی اور آگاہ کیا گیا کہ اگر وہ اپنے عناد وبغاوت سے باز نہ آئے تو خدا کا عذاب انکو تباہ کر دے گا۔[21]

**سورۃ النجم کا سورۃ الطور کے ساتھ ربط**

سورۃ طور میں توحید اور دلائل قدرت اور اثبات حشر ونشر کے مضامین تھے اور اس سورت میں رسول اللہؐ کی نبوت ورسالت کا بیان ہے اور یہ کہ رسول اللہؐ کا ہر قول وعمل وحی الہی ہے۔ پیغمبر کی ہر بات اور انکا ہر عمل امت کے واسطے قانون اور نمونہ بنایا گیا ہے۔ اللہ کے پیغمبر کی کوئی بات اور اسکی زبان سے نکلا ہوا کوئی لفظ خود اسکی خواہش سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی طرف سے وحی ہی ہوتا ہے۔ اور توحید خداوندیکے ذکر کے بعد شرک اور بت پرستی کی تردید کی اور ان بتوں کی حقیقت کھول کر رکھ دی گی جن کی مشرکین مکہ عبادت کیا کرتے تھے پھر قیامت کے روز عدل وانصاف اور جزاء اعمال کی تفصیل فرمائی گئی اور یہ کہ ہر انسان کی سعی اور جدوجہد کا بدلہ اس کو ضرور مل کر رہے گا۔ اور اختتام سورت پر عادو ثمود اور قوم نوحؑ ولوطؑ جیسی قوموں کی ہلاکت وتباہی کا ذکر کر کے مجرمین ومنکرین کو تنبیہ کی گئی تا کہ وہ اس رویہ سے باز آجائیں۔[22]

**سورۃ القمر کا سورۃ النجم کے ساتھ ربط**

سورۃ نجم کا مضمون جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت ونبوت کا اثبات اور اس کی عظمت شان ظاہر کرتا تھا اس سورت میں آپؐ کی نبوت کی دلائل قطعی طور پر واضح بیان کئے جارہیں اور ظاہر ہے کہ دلائل ومعجزات مین شق قمر کا واقعہ اللہ کی قدرت کا ایک عظیم الشان نشانی ہے۔ اور دوسری جانب رسول اللہؐ کی رسالت ثابت کرنے کے لیے ایک ایسی دلیل ہے جس کا کوئی صاحب عقل انسان انکار نہیں کر سکتا اور حتی کہ وہ ایک تاریخی حقیقت بن گئی۔ اور اس کے بعد ان لوگوں پر وعید وتنبیہ فرمائی گئی جو اللہ کی نشانیوں کو دیکھنے کے بعد بھی اللہ پر ایمان لانے کو تیار نہیں تھے۔ پھر اختتام سورت پر بدبخت لوگوں کی محرومی اور ہلاکت کا بیان فرمانے کے بعد اہل ایمان وتقویٰ کا ذکر فرمایا گیا جیسا کہ قرآن کریم کا طرز بیان ہوتا ہے۔ کہ ترہیب کے مضامین کے بعد ترغیب کے مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ اس اسلوب کے مطابق إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍفِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ پر سورت کو ختم فرمایا۔[23]

**سورۃ الرحمٰن کا سورۃ القمر کے ساتھ ربط**

سورۃ قمر میں دلائل نبوت اور معجزات عظیمہ کا بیان تھا اور امم سابقہ کے احوال ذکر تھے کہ کس طرح انہوں نے اپنے پیغمبرون کا انکار کیا

اور ان پر ایمان نہ لائے جس کی وجہ سے عذاب خداوندی سے ان کو ہلاک وبرباد کر دیا گیا۔ جس سے مقصود اہل مکہ کو تنبیہ کرنا تھا کہ وہ ان احوال وواقعات کو سوچ کر اپنے انجام کے بارے میں خود فیصلہ کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر فرمایا جو انسان پر کئے گئے۔ ان انعامات میں بالخصوص کائنات کی تخلیق اور ان تمام منافعسے انسان فائدہ حاصل کرے یہ ذکر فرمایا اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی جملہ منفعتوں سے انسان کو متمتع کیا ہے تو انسانی فطرت اور عقل کا تقاضا ہے کہ اانسان اپنے رب کی اطاعت وفرمابرداری کرے اور یہ کہ ہر مخلوق اللہ کے حکم کے تابع اور اسی کا مطیع ہو جائے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خاص شرف عطاء کیا ہے کہ وہ اپنے کسب وارادہ سے ایمان وہدایت کو اختیار کرتے آخرت کی جزاء سے اللہ کی نعمتوں اور رحمتوں سے اس کا مستحق بن جائے۔[24]

### سورۃ الواقعہ کا سورۃ الرحمٰن کے ساتھ ربط

سورۃ الرحمن میں ابتداءً اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وعظمت کی نشانیاں بیان فرمائی پھر عالم کے فنا اور قیامت کے برپا ہونے کا ذکر فرمایا اس کے بعد منکرین کی بدحالی اور ان کی سزاؤں کا سلسلہ بیان ہوا۔ اور پھر اس کے بعد بالمقابل اہل ایمان کی جزاؤں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ انعام واکرام کی تفصیل فرمائی۔ اب اس سورت میں احوال قیامت کی تفصیل بیان کی جارہا ہے کہ قیامت ایک ایسی حقیقت ہے۔ کہ اس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اور قیامت کے آنے پر انسانوں کو زندگی کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اس طرح وہاں کوئی عزیز، سربلند ہوگا اور کوئی ذلیل وسرنگوں ہونگے اور جو مقربین ہونگے اللہ تعالیٰ کے ان پر کیسے کیسے انعامات ہونگے۔[25]

### سورۃ الحدید کا سورۃ الوقعہ کے ساتھ ربط

اس سورت میں تین اہم موضوع ذکر ہے: ایک یہ کہ کائنات میں جو موجودات ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اوور اللہ اس کا مالک وخالق ہے اور صرف اللہ کا حکم اس پر جاری ہے اور اسکی خالقیت اور حاکمیت میں کوئی شریک نہیں۔ دوسرا یہ کہ اللہ کی دین کے سربلندی کے لیے انسان کو کسی قسم کی جانی اور مالی قربانیوں سے دریغ نہ کرنا چاہئے۔ تیسرا یہ کہ دنیا کے سازوسامان اور اس کے عیش اور لذتوں کی حقیقت واضح فرمائی ہے کہ یہ زیب وزینت اور مال ومتاع محض ایک دھوکہ اور فریب ہے انسان کو چاہیے کہ ان دھوکے کے چیزوں میں نہ پڑے بلکہ یہ سمجھے کہ دنیا کی زندگی صرف چند روز کا قیام ہے اور یہ اخرت کی تیاری کے واسطے ہیں۔ ان مضامین کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے اپنے عظمت وکبریائی اور پاکیزہ صفات کے ساتھ بیان فرمائی اور یہ کی کائنات کی ہر چیز اسکی تسبیح وپاکی بیان کرنے میں مصروف ہے اور کائنات کا ہر ایک ذرہ اسکی قدرت وعظمت اور وحدانیت کی گواہی دے رہا ہے پھر یہ کہ وہ ایسا اول ہے جی اس کا کوئی ابتدائی نہیں اور ایسا اخر ہے کہ اس کا کوئی انتہا نہیں۔ وہ ایسا ظاہر ہے کی اس کی قدرت کا جلوہ ہر موجودہ مخلوق میں ظاہر ہے اور ایسا باطن ہے کہ نگاہوں اور افکار وعقل کی پرواز سے بالا ہے اس کے بعد اہل ایمان کو انفاق وایثار کی دعوت دی گئی ساتھ ہی اہل ایمانکا وہ اکرام واعزاز بھی بیان کیا گیا جو میدانِ حشر میں ان کو نصیب ہوگا کہ یَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اختتام سورت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی بعثت کی غرض بیان فرمائی اوان کی تعلیمات کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنے اُمت کو ایمان وتقویٰ کا دعوت دیتے تھے۔[26]

### سورۃ المجادلہ کا سورۃ الحدید کے ساتھ ربط

سورۃ الحدید میں انبیاء اکرام علیھم السلام کی بعثت اور ان کی زریعہ عالم دنیا کے لیے ہدایت ورحمت کا ذکر تھا۔ اس سورت کی ابتداء بھی اس مضمون سے کی جارہی ہے کہ اللہ رب العزت رسول اللہؐ کے زریعہ ایسے ہدایات واحکام نازل فرماتا ہے جن سے لوگ اپنے پریشانیوں سے چھٹکارہ پاتا ہے۔[27]

**سورۃ الحشر کا سورۃ الحدید کے ساتھ ربط**

سورۃ المجادلہ کی اختتام پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت اور مقابلہ والوں پر وعید بیان کیا تھا اور مخالفین کی ذلت ورسوائی کا بیان تھا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت وعزت اور کبریائی کا بیان تھا۔ اس سورت میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقابلہ اور دشمنی کرنے والوں کی انجام کا بیان ہے اور یہودیوں کی ذلت ورسوائی کا ذکر ہے۔[28]

**سورۃ الممتحنہ کا سورۃ الحشر کے ساتھ ربط**

سورۃ الحشر میں منافقین کے خصائل ذمیمہ کا ذکر تھا اور اس سورت میں ان باتوں سے آگاہ کیا جارہا ہے جس سے اسلام کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور ان چیزوں کی مذمت کی جارہی ہے جو نفاق کی خصلتوں میں شمار ہوتی ہے۔ سورۃ الحشر میں اللہ اور اس کے رسول اللہؐ کی مخالفین کا انجام اور ذلت ورسوائی کا بیان تھا۔ اس سورت میں کافروں کے ساتھ دوستی پر وعید ومذمت کا بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ تنبیہ دی گئی کی اپنے اور اللہ اور رسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم نہ کرے۔[29]

**سورۃ الصف کا سورۃ الممتحنہ کے ساتھ ربط**

سورہ الممتحنہ میں کافروں سے موالات ودوستی پر تنبیہ ووعید کا بیان تھا اور واضح طور پر فرمایا تھا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ ایک مضبوط دیوار کی طرح متحد ہو کر کافروں کے لیے اُٹھ کھڑے ہونا چاہیے۔ اس سورت میں بالخصوص جہاد کی طرف ترغیب دیا گیا ہے۔[30]

**سورۃ الجمعۃ کا سورۃ الصف کے ساتھ ربط**

سورۃ الصف میں خاص طور پر حضرت مسیح بن مریمؑ کی بعثت کا اہم مقصد یہ بیان کیا تھا کہ آنے والے پیغمبر محمد رسول اللہؐ اخر الزمان کی بعثت ونبوت کی بشارت بنی اسرائیلوں کو سنائے اور اس بات پر مامور کرنا تھا کہ جب اخر الزمان پیغمبر مبعوث ہوں تو ان پر وہ لوگ ایمان لے آئے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی پاکی، حمد وثناء بیان کرتے ہوئے نبی اخر زمانؐ کی بعثت ونبوت کا بیان ہے۔[31]

**سورۃ المنافقون کا سورۃ الجمعۃ کے ساتھ ربط**

سورۃ الصف اور سورۃ الجمعۃ میں اسلام کی عظمت وغلبہ اور اہل ایمان کے خصوصی احوال کا ذکر تھا اور دین اسلام کے خلاف دشمن کے سازشیں ہمیشہ کے لیے ناکام ہوگا۔ اس سورت میں منافقین کی مذموم خصلتوں کو بیان کیا جارہا ہے۔ کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لیکن ان کے یہ کوشش اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔[32]

**سورۃ التغابن کا سورۃ المنافقون کے ساتھ ربط**

سورۃ المنافقون میں منافقین کے احوال اور مذموم خصلتوں کا ذکر تھا۔ اس کے ساتھ ابی ابن خلف منافق کی وہ بات بھی ذکر کر دی گی کہ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ جس کے ذریعے اس نے وطنی عصبیت کو ہوا دینا چاہا تھا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد آدمؑ اور تمام انسانوں کو صرف دو قسم میں تقسیم کیا ہے اور یہ تقسیم وطن اور جغرافیہ لحاظ سے نہیں بلکہ عقیدہ کے لحاظ سے ہے ایک قسم لوگ ایمان والے ہے اور دوسری قسم کافروں کے ہے اس طرح مسلمان جہاں بھی رہتے ہے ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیے کے اپنے دل سے یہ بات نکال دے کہ کون عربی ہے کون عجمی کون ایرانی۔ اس کے ساتھ گزشتہ اقوام کی مثالیں بھی ذکر کیے گئے جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرتے تھے کہ ان پر اللہ کا کیسا عذآب نازل ہوا۔ اس کے ساتھ بعث بعد الموت کو ثابت کیا۔ اللہ کی عبادت اور بندگی کا حکم دیا اور سورت کے اختتام پر اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے ایثار وقربانی پر آمادہ کیا

گیا۔[33]

**سورۃ الطلاق کا سورۃ التغابن کے ساتھ ربط**

سورۃ التغابن اور گزشتہ چند سورتوں میں عقائد و ایمانیات کا ذکر تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و پاکی کا بیان تھا اور مختلف اسلوبوں سے اس کی ذات وصفات کا تعارف بیان کیا اور ساتھ کچھ عبادات اور احکام بھی بیان کیے۔ اس سورت میں معاملات و معاشرت کے بعض اہم اصول و احکام ذکر فرمارہے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ خاندانی منازعات اور جھگڑے بسا اوقات طلاق کی نوبت تک پہنچ جاتے ہیں اسی بنا پر اس سورت میں طلاق وعدت کی اہمیت بیان کیا تاکہ معاشرہ ان برائیوں سے پاک ہو جائے۔[34]

**سورۃ التحریم کا سورہ الطلاق کے سارھ ربط**

سورۃ طلاق میں طلاق وعدت کے اہم احکام کا ذکر تھا اور اس سورت میں ایسے جذبات طبعیہ کا بیان ہے جن کے باعث زندگی کا اعتدال و توازن برقرار نہیں رہتا۔ اور اس سے تفریق کی نوبت آسکتی ہے۔[35]

**سورۃ الملک کا سورۃ التحریم کے ساتھ ربط**

سورۃ التحریم کی آخری آیات میں یہ حکم تھا کہ دین کی حفاظت کے لیے جہاد مع الکفار ضروری ہے اور ایمان و تقویٰ ہی انسانی زندگی کی سعادت وکامیابی کا راز ہے۔ اس سورت کی ابتداء تَبَارَكَ الَّذِي سے ہوا اور اس کے ساتھ یہ کہ اہل ایمان والوں کو کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا گیا ہے۔[36]

**سورۃ القلم کا سورۃ الملک کے ساتھ ربط**

سورۃ الملک میں اللہ تعالیٰ کی خالقیت کے دلائل کا ذکر تھا اور یہ بیان تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کائنات کو محیط ہے اس کے احاطہ علم وقدرت سے کوئی مجرم نہیں نکل سکتا۔ تو اب اس سورت میں محمد ﷺ کی رسالت و نبوت کو ثابت فرمایا اور یہ کہ آپؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے مجرمین اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے اور جو کچھ وہ آپؐ پر اعتراض کرتے ہیں وہ لغو اور بیہودہ باتیں ہیں۔[37]

**سورۃ الحاقہ کا سورۃ القلم کے ساتھ ربط**

سورۃ القلم میں محمد ﷺ کی رسالت کی عظمت اور حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے غرور و تکبر اور نافرمانی کرنے والوں کا انجام تاریخی واقعات کی روشنی میں بیان کیا۔ اب اس سورت میں قیامت کے احوال اور میدانِ محشر کی بے چینی تفصیل سے بیان فرمارہے ہیں اوع ساتھ یہ بھی بیان ہے کہ جن قوموں نے اللہ کے رسولؐ کا انکار و نافرمانی کی وہ کس طرح ہلاک وتباہ ہوئے۔[38]

**سورۃ المعارج کا سورۃ الحاقہ کے ساتھ ربط**

سورۃ الحاقہ میں اہل جہنم کے احوال کا ذکر تھا اور یہ کہ مجرموں کو کس ذلت کے ساتھ خدا کے عذاب اور قہر کی گرفت میں لیا جائے گا اب اس سورت میں ایسے مجرمین کی معاندانہ روش بیان کرکے اس پر مذمت اور سزا کا ذکر فرمایا جارہا ہے اور یہ کہ روزِ قیامت ایسے سرکشوں کی بے بسی کا کیا عالم ہوگا جو غرور و تکبر کرتے تھے۔[39]

**سورۃ نوح کا سورۃ المعارج کے ساتھ ربط**

سورۃ المعارج میں قیامت اور قیامت کے ہولناک احوال کا ذکر تھا اور اس روز مجرمین اور نافرمانی کرنے والوں کی پریشانی اور بدحالی انسان کے تصور سے بھی بڑھ کر ہونگے۔ اس سورت میں حضرت نوحؑ کا ذکر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عالم میں پہلا وہ رسول بھیجا تھا جس نے شرک وبت پرستی کا رد کیا تھا انکی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی قوم کس قدر بدنصیب تھی کہ حضرت نوحؑ کی دعوت کو قبول

نہیں کیا اور شر کو بد پرستی پر ڈٹے رہے۔[40]

**سورۃ الجن کا سورۃ نوح کے ساتھ ربط**

سورۃ نوح میں نوحؑ کا ذکر تھا کہ اس نے اپنی قوم کو طویل مدت تک ایمان و توحید کی دعوت دی لیکن اس بدنصیب قوم نے ہدایت کے بجائے نافرمانی کو اختیار کیا۔ اس سورت میں قوم جن کا واقعہ ذکر ہے کہ کس طرح ان میں سے ایک گروہ نے قرآن سُن کر اس کی حقیقت کا قائل ہو گئے اور کلام الٰہی کی معرفت نصیب ہوئی اور حق پہچان کر اس پر کھلے دل سے ایمان لے آئے اور یہی نہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی حق کو دعوت دیتے رہے۔[41]

**سورۃ المزمل کا سورۃ الجن کے ساتھ ربط**

سورۃ الجن میں جنوں کا قصہ ذکر فرمایا تھا کہ وہ قرآن کو سُن کر اس پر ایمان لے آئے۔ اس سورت میں جو ابتداء نبوت کے زمانہ میں نازل ہوا اس میں مشرکین مکہ کی بے رُخی اور آپؐ کی شان میں توہین و گستاخی کا ذکر کر کے آپؐ کو تسلی دی جا رہی ہے۔ اور ان کے ایذاؤں پر صبر کی تلقین دی جا رہی ہے۔[42]

**سورۃ المدثر کا سورۃ المزمل کے ساتھ ربط**

سورۃ المزمل کے آخر میں بالخصوص احکام خداوندی کی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور یہ کہ ایمان کا تقاضا ہے کہ ایمان والے نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور اللہ کی راہ میں انفاق اور ایثار سے کبھی بھی گریز نہ کریں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ہاں قرض حسن ہے جو بڑی ہی برکتوں کے ساتھ دینے والوں کو واپس ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال پر بہترین اجر و ثواب دینے والا ہے۔ ان تمام مقاصد کی تکمیل کے لیے اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان کو جامع شریعت اور کامل ہدایت سے نوازا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو منصب رسالت کی ذمہ داریوں کا ذکر فرما رہے ہے۔[43]

**سورۃ القیامہ کا سورۃ المدثر کے ساتھ ربط**

سورۃ المدثر میں قیامت کی ظاہری احوال کا ذکر تھا اور یہ کی قیامت کی قریب کیا واقعات پیش آئیں گے اور قیامت کس طرح برپا ہو گی۔ اس سورت میں قیامت کی باطنی احوال کا ذکر فرما رہے ہے کی قیامت قائم ہونے پر انسان پر کیا کیا کیفیات طاری ہونگے وہ کس قدر بے چین و بدحواس ہوگا نامہ اعمال کی پیشی نہایت ہولناک اور ہوش اڑانے والا مرحلہ ہو گا۔ نافرمان انسان کو سوائے حسرت کے کوئی مددگار نہیں ملے گا۔[44]

**سورۃ الدھر کا سورۃ قیامہ کے ساتھ ربط**

سورۃ قیامہ میں قیامت کے احوال کا ذکر تھا اور ان منکرین کا دلائل و حقائق کے ساتھ رد کیا تھا جو روزِ اخرت کے بارے میں شکوک و شبہات اور اعتراضات کرتے تھے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے کہ وہ اپنے قدرت کاملہ سے ایک ناپاک قطرے سے انسان کی وجود پیدا کرتا ہے۔ انسان کا ناموجودگی سے موجودگی میں آنا اللہ رب العزت کی عظیم ترین دلائل میں سے ایک ہے۔ اور پھر انسان کو دونوں راستے گمراہی اور ہدایت کے رکھ دیئے گئے اور انسان کو عقل و ہوش کی صلاحیتں دیئے کہ اب وہ حق کا راستہ اختیار کر دیتا ہے یا گمراہی کا۔[45]

**سورۃ المرسلات کا سورۃ الدھر کے ساتھ ربط**

سورۃ الدھر میں انسانی ہستی کا ذکر تھا کہ کائنات کی تخلیق اور دنیا میں انسانوں کی آبادی اس طرح پیش آئی کہ ایک وقت تھا کہ انسان کا

کوئی وجود ہی نہ تھا اللہ نے اپنے قدرت کاملہ سے انسان کو وجود بخشا اور اس کے لیے کارخانہ عالَم پیدا کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا اور ظاہر ہے کہ تخلیق انسان اور نظام کائنات کا مقصد اللہ کی اطاعت و بندگی ہے۔ جس پر انسانوں کی دو گروہ بٹ گئے۔ ایک اہل ایمان و اطاعت اور دوسرا مجرمین و نافرمانوں کا۔ اس سورت میں نظام عالَم کا درہم برہم کر دینے کا ذکر ہے اور رب العالمین نے قیامت کا جو وعدہ کیا ہے وہ کس طرح پورا ہو گا اس کے لیے ان احوال کو بیان فرمایا جارہا ہے۔[46]

**سورۃ النَبَا کا سورۃ المرسلات کے ساتھ ربط**

سورۃ المرسلات میں اللہ تعالیٰ نے بڑی ہی قوت و عظمت کے ساتھ اعلان کیا کہ جس قیامت کا انسانوں سے وعدہ کیا گیا وہ یقیناً برپا ہو گا۔ اس لیے اللہ نے ہواؤں اور فرشتوں کی قسم کھا کر نہ صرف قیامت واقع ہونے کا اعلان کیا بلکہ قیامت آنے کی احوال بھی ذکر کیے گئے ۔جب نظام عالَم درہم برہم ہو گا تو زمین، چاند، سورج اور ستاروں کا کیا حال ہو گا۔ اس سورت میں مجرمین و منکرین قیامت کے جس گستاخی سے سوال کرتے تھے اور یہ مطالبہ کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی اور کیوں قیامت واقع نہیں ہوتی یہ بیان کر کے ان کا رد اور ان پر تنبیہ دی جارہی ہے اور ساتھ ہی دلائل قدرت جزاو سزا کا قانون بھی فرمایا جارہا ہے۔[47]

**سورۃ النازعات کا سورۃ النَبَا کے ساتھ ربط**

سورۃ النبا میں منکرین قیامت کا قیامت کے بارے میں معاندانہ سوال اور تمسخر کا بیان تھا اور ان کے جواب میں رد کے بعد روزِ محشر کی حاضری اور کچھ کیفیات کا ذکر بھی تھا۔ اس سورت میں بالخصوص قیامت قائم ہونے پر جو اضطراب و بے چینی و قلوب پر وارد ہو گی اور بدحواسی کا عالَم لوگوں پر ہو گا ان کا بیان ہے۔ اس کے ساتھ مجرمین و مؤمنین کی جزاو سزا کا فرق بھی بیان فرمارہا ہے اس کے ساتھ یہ بھی جہ اللہ تعالیٰ حق کو کس طرح باطل پر غلبہ اور کامیابی عطا فرماتا ہے۔[48]

**سورۃ عَبَسَ کا سورۃ النازعات کے ساتھ ربط**

سورۃ النازعات میں قیامت اور احوال قیامت کا ذکر تھا۔ اور بعث بعد الموت کا بیان کرتے ہوئے سورت کے اخر میں نجات و کامیابی کا معیار خشیت الٰہی و تقویٰ، فکر آخرت اور نفس کو خواہشات سے رکنا ہے۔ یہی انسان کی عزت و عظمت ہے اس کے برعکس غرور و تکبر اور سرکشی اللہ کی نظر میں نہایت بدترین خصلت ہے۔ اس سورت میں اہل ایمان کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا اور دلجوئی کا برتاؤ کرنا بیان کیا جارہا ہے اور ان کے مقابلہ میں دنیادار اور مغرور سرکش انسانون کو ترجیح نہیں دینی چاہیے۔[49]

**سورۃ التکویر کا سورۃ عَبَسَ کے ساتھ ربط**

سورۃ عبس میں اثبات قیامت کا بیان تھا اور مقصد یہ تھا کہ انسان کی فلاح و سعادت اور عزت و عظمت اپنے پروردگار کے ساتھ وابستہ رکھنے اور فکر آخرت میں ہے۔ اس کے برعکس وہ مغرور و متکبر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا فکر بھی نہیں کرتے وہ اللہ کی نظر میں حقیر و زلیل ہے۔ حق کی طلب اور سعادت کی فکر میں رہنے والا انسان ہی اللہ کی بارگاہ میں عزت و اکرام کا مستحق ہے اور سورت کی آخر میں قیامت کی روز کی پریشانی اور بدحواسی کا عالم بیان کیا گیا کہ ہر شخص دوسرے سے بے نیاز ہو گا۔ اس سورت میں قیامت کے ہولناک مناظر اور حوادث جو پیش آئیں گے وہ بیان کئے جارہے ہے اور یہی حوادث دنیا کی تباہی کا ذریعہ ہوں گے اس کے ساتھ مشرکین و منکرین کی محرومی و بدنصیبی بھی ذکر کردی گی جو وحی الٰہی و پیغمبر خدا سے اعراض کی وجہ سے ان پر مسلط ہو گی۔[50]

**سورۃ المطففین کا سورۃ الانفطار کے ساتھ ربط**

سورۃ الانفطار میں عقائد کی خرابی اور گمراہی پر وعید و تنبیہ تھی اور اس کی بنیاد پر ایمان باللہ اور فکر آخرت کے وصف سے محرومی پر ہوتی

ہے۔ اس سورت میں ایمان بالآخرت نہ ہونے کے ثمرات میں سے معاملات کی خرابی اور لین دین میں خیانت اور دھوکہ بازی کا ذکر کیا جارہاہے۔[51]

**سورۃ الانشقاق کا سورۃ المطففین کے ساتھ ربط**

سورۃ المطففین اور اس سے پہلے سورتوں میں بعث بعد الموت اور حشر و نشر کے احوال کا ذکر تھا۔ اور دلائل سے اس موضوع کو ثابت کرتے ہوئے انسان کو آخرت کی طرف فکر دلائی گئی تھی۔ اس سورت میں قیامت کی کچھ ہولناک مناظر بیان کیے جارہے ہے۔ اور سزاو جزا کا قانون بیان کرتے ہوئے یہ بتایا جارہاہے کہ انسانی اعمال اور اس کے جدوجہد کے مختلف اور متضاد درجات ہیں اور پر انسان کی زندگی معروف عمل ہے۔ اور وہ اپنے فکری اور عملی قوت کو محنت و مشقت میں ڈالے ہوئے ہے اب یہ کہ وہ سعادت کا راستہ اور منزل اختیار کرتاہے یا شقاوت وہلاکت کا راستہ اختیار کرتا ہے۔[52]

**سورۃ البروج کا سورۃ الانشقاق کے ساتھ ربط**

سورۃ الانشقاق میں قیامت کا ذکر تھا اور یہ کہ اللہ جب عالم پر قیامت برپا فرمانے کا ارادہ کرے گا تو آسمان شق کر دیا جائے گا اور سیارے منتشر ہو جائیں گے۔ غرض یہ کہ ساراعالم درہم برہم ہو جائے گا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ اپنی کبریائی اور عظمت اور اس کے دلائل و شواہد کا ذکر کرتے ہوئے انسان کی نافرمانی اور اطاعت خداوندی سے سر تابی پر وعید و تنبیہ فرمایا جارہاہے اور ساتھ یہ بھی کی ایمان والوں کو صبر واستقامت اختیار کرنے چاہیے۔[53]

**سورۃ الطارق کا سورۃ البروج کے ساتھ ربط**

سورۃ البروج میں ایمان اور اس پر استقامت اور راہ خداوندی میں صبر اور قربانی کا ذکر تھا اور اس امر کا کہ دنیا کی کوئی طاقت ایمان کو کفر کی طرف نہیں لوٹا سکتا۔ اس سورت میں قیامت اور بعث بعد الموت کو ثابت کرنے کے لیے انسان کو اس امر کی دعوت دی ہے کہ وہ اپنی تخلیق و پیدائش میں غور وفکر کرے۔ اور اس زمین کو دیکھے کہ وہ کس طرح شق ہو کر نباتات اور سبزیاں نکالتے ہے اس طرح انسان دوبارہ زندہ ہو گا۔[54]

**سورۃ الاعلیٰ کا سورۃ الطارق کے ساتھ ربط**

سورۃ الطارق میں انسان کو اس امر کی دعوت دی کہ وہ اپنی تخلیق و پیدائش میں غور وفکر کرے اور یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی عظیم قدرت اور حکمت سے اس کو وجود بخشا اور جو ذات انسان کو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے تو وہ ذات دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ اور اس طرح بعث بعد الموت اور آخرت کو ثابت فرمایاھیا تھا۔ اس سورت میں عظمت خداوندی اور اس کی ذات وصفات عالیہ کا ذکر کرکے یہ بتایا جارہاہے کہ انسان کے لیے فلاح وسعادت کی منزل صرف اسی میں پوشیدہ ہے کہ وہ خدا کے ذکر اور عبادت وبندگی میں مصروف رہے۔[55]

**سورۃ الغاشیہ کا سورۃ الاعلیٰ کے ساتھ ربط**

سورۃ الاعلیٰ میں انسان کو اس امر کی طرف توجہ دیا تھا کہ وہ اللہ کہ پاکی بیان کرے اور زندگی میں منہمک ہو کر اپنے رب سے غافل نہ رہے ۔ ایمان و تقویٰ ہی معیار نجات ہے اور فکر آخرت ہی انسانی سعادت ہے۔ اس سورت میں ہر اس غافل انسان کو قیامت آنے سے چونکایا جارہاہے۔ جو ظاہری لذتوں میں پڑ کر آخرت اور بعث بعد الموت کو بُھلا چکے ہیں۔[56]

### سورۃ الفجر کا سورۃ الغاشیہ کے ساتھ ربط

سورۃ الغاشیہ میں قیامت کے احوال ذکر کرتے ہوئے ان کی ہولناک واقعات کا انسانی قدرت اور مادی اسباب کے دائرہ میں کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اور انسان پر بدحواسی کا یہ عالم ہو گا۔ کہ انسان اپنے آپ کو بے بس دیکھ رہا ہو گا۔ اور مجرمین پر اللہ کا ایسا عذاب مسلط ہو گا کہ اس کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ اس سورت میں بالخصوص ایسے عبرتناک واقعات کا ذکر کیا گیا ہے کہ انسان اس کو پڑھ کر عبرت حاصل کرے اور سمجھ لے کہ اللہ کی نافرمان قومیں اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرنے والے طاقتور قومیں ہلاک کر دی گئے تو پھر کس کی مجال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیغمبر کا انکار کر کے اس کے عذاب سے بچ سکے۔[57]

### سورۃ البلد کا سورۃ الفجر کے ساتھ ربط

سورۃ الفجر میں پانچ اہم اور عظیم امور کی قسم کھا کر ہر صاحب عقل اور فہم کو اس امر کی دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے عقل و فطرت کی روشنی میں خداوندی عالم کی عظمت و قدرت کو پہچانے اس کی خالقیت و ربوبیت پر ایمان لائے یہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو فلاح و سعادت کے مقام تک پہنچانے والی ہے۔ اور جو قومیں عقل و فطرت کی ان صلاحیتوں کو ضائع کر کے سرکشی پر ڈٹیں رہی جیسے قوم عاد، قوم ثمود اور اٰل فرعون تو تاریخ میں ان کا عبرتناک انجام دنیا کے سامنے آچکاہیں اس سورت میں سرزمین مکہ کی قسم کھا کر مخاطب کو اس کے عظمتوں کو ظاہر کرتے ہوئے عمل کی تقسیم خیر و شر طرف کی جارہی ہے۔ تو اس طرح انسانوں کے گروہ بھی دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک نیکوکاروں کا اور دوسرا نافرمانوں کا۔ اس ضمن میں انسانی عقول کو حق وہدایت کی رہنمائی اور ترغیب فرمائی گئی اور ہلاکت و شر سے بچنے کی تنبیہ دی گئی۔[58]

### سورۃ الشمس کا سورۃ البلد کے ساتھ ربط

سورۃ البلد میں انسانی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا گیا تھاجی انسان کو دونوں راستے دکھایئے خیر کا راستہ بھی اور شر کا راستہ بھی اور اس پر تاکید کے ساتھ ترغیب دی گئی کہ انسان سعادت اور نجات کی گھاٹی اختیار کرلے۔ اس سورت میں یہ ظاہر فرمایا جارہاہے کہ انسان اپنی فطرت اور جبلت کے لحاظ سے خیر و شر دونوں کا استعداد رکھتاہے تو انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے نفس کو عملی راستہ پر ڈالنے اور چلانے والے طاقت یعنی عقل اس کو خیر کی طرف اس کا رُخ کرے۔ اس کو ہر گندگی سے پاک رکھتے ہوئے فلاح و سعادت کی منزل تک پہنچ جائے۔ اس کے برعکس اگر انسان کی قوت عاقلہ گمراہی کی ظلمتوں سے اندھی ہو کر شر کا راستہ اختیار کرلے تو وہ سعادت و فلاح سے محروم ہو کر نفس کو ہلاکت و تباہی میں ڈالے گا۔[59]

### سورۃ الیل کا سورۃ الشمس کے ساتھ ربط

سورۃ الشمس میں کامیابی و فلاح اور بدبختی و بدنصیبی کے اسباب کا ذکر تھا اور یہ کی انسانی نفس اگر طہارت و تزکیہ سے آراستہ ہو تو اس پر دنیا کی عزو سربلندی اور آخرت کی کامیاب نصیب ہوتی ہے۔ اور اگر نفس کو خواہشات کی گندگی میں آلودہ کرلیا جائے تو عزت سے محرومی کے بعد دنیا کی تباہی اور آخرت کی عذاب کے سوا کوئی نتیجہ نہیں ہو تا۔ تاریخ گواہ ہے کہ دنیا کی طاقتور قومیں شقاوت و بدنصیبی کیوجہ سے ہلاک و تباہ ہوئیں۔ اس سورت میں انسان کی عملی جدوجہد کا تفاوت اور اس کا انقسام الی الخیر والی الشر کا بیان کیا جارہاہے اور ساتھن ہی تاریخی حیثیت سے مکارم اخلاق ایمان و تقویٰ کے ایک عظیم پیکر یعنی سیدنا ابو بکر کی مثال پیش کی جارہی ہے تاکہ دنیا ان کی نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے اور یہ کہ ہر عمل کی قبولیت و عظمت کا ذریعہ اخلاص ہے۔[60]

### سورۃ الضحیٰ کا سورۃ الیل کے ساتھ ربط

سورۃ الیل اور اس سے پہلے سورتوں میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت ورسالت کو ثابت کیا گیا تھا اور ساتھ یہ نہی فرمایا کہ ایمان کا دارومدار آخرت پر ایمان ویقین کی شکل میں ہے اور اس کو دلائل کے ساتھ ذکر فرمایا گیا۔ اس سورت میں خصوصی انعامات کا ذکر ہے جن میں رسول اللہ ؐ کی ذات اقدس کو نوازا گیا اور ان انعامات کے ساتھ آپ ؐ کی رسالت کے دلائل بھی ذکر کر دیئے گئ۔ اور جن خاص کمالات اور اخلاق حسنہ سے پیغمبر کی ذات متصف ہونا چاہے ان کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔[61]

### سورۃ الانشراح کا سورۃ الضحیٰ کے ساتھ ربط

سورۃ الضحیٰ میں حضرت محمد ﷺ کی ذآت اقدس پر رب العالمین کی طرف سے فائز کردہ انعامات خاصہ کا ذکر تھا اور اسی کے ساتھ آپ کی اعلی اخلاق اور اچھی اوصاف بھی بیان فرمائے گئے تھے۔ اس سورت میں مزید ایک انعام شرح صدر بیان کیا جارہا ہے۔ امور نبوت اور اللہ کے تکوین امور پر قلب کا اطمینان وانشراح بہت بڑی نعمت ہے۔ اور اسے پر کمال یوین اور اخلاص جیسے احوال مرتب ہوتے ہیں اور اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ ؐ کا نام اور آپ کا ذکر اونچا اور سربلند ہو گا اور ظاہر ہے جس کا نام اونچا ہو گا اس کی شان اس قدر بلند ہو گی اس کی دین کس قدر مقبول ہو گی۔[62]

### سورۃ التین کا سورۃ الانشراح کے ساتھ ربط

سورۃ الانشراح میں حضورؐ پر کی گئ خاص انعامات کا ذکر تھا اور آپ ؐ کے قلب کو وحی الہی اور منصب رسالت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لیے کھول دیا۔ آپ ؐ کے حوصلہ کو اس قدر بلند کر دیا کہ اس میں علوم ومعارف اور حقائق وحکم کے سمندر سما گئے۔ اور آپ ؐ کا نام اس قدر بلند کر دیا کہ اس سے بڑھ کر عظمت وبلندی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس سورت میں انجیر وزیتون اور بڑی نفع بخش پھلوں، درختوں اور طور سینین اور امن والے شہر جیسے برکت والے مقدس مقامات کی قسم کھا کر انسان کی تخلیق کا ذکر فرمیا اور اس کی زندگی میں واضح ہونے والے تغیرات سے بعد الموت کو ثابت فرمایا گیا۔[63]

### سورۃ القدر کا سورۃ العلق کے ساتھ ربط

سورۃ العلق میں آغاز وحی (بعثت) کا ذکر تھا۔ اس سورت میں نزول قرآن کا زمانہ اور شب قدر کی فضیلت کا بیان کیا جارہا ہے جس میں اللہ رب العزت نے قرآن جیسے عظیم نعمت ہدایت کے لیے نازل فرمائی۔[64]

### سورۃ البینہ کا سورۃ القدر کے ساتھ ربط

سورۃ القدر میں شب قدر کی عظمت وفضیلت کا ذکر تھا اس سورت میں عبادت کی قبولیت کی بنیادی اساس ذکر کیے جارہے ہیں کہ وہ بنیاد بندہ کی اخلاص اور قلب کی طہارت ہے اور اسی کا نام حقیقت ہے جو حضرت ابراھیم ؑ کا شعار تھا۔ سورۃ القدر میں لیلۃ القدر کی فضیلت بیان کیا گیا تھا اس سورت میں سعادت وشقاوت کے اصول بیان کئے گئے تا کہ ایمان وگمراہی میں کسی کو التباس نہ رہے۔[65]

### سورۃ الزلزال کا سورۃ البینہ کے ساتھ ربط

سورۃ البینہ میں اہل سعادت وشقاوت کے اعمال وافعال اوور ان کے انجام کا ذکر تھا۔ اور اصول سعادت اور حق تعالیٰ کے انعامات کے استحاق کی بنیاد یہ بیان کی گئ تھی کہ وہ اللہ سے خشیت (خوف) ہے۔ اس سورت میں سعادت وشقاوت کے ثمرات ملنے کا وقت بتایا جارہا ہے کہ وہ قیامت ہے اور قیامت کا قائم ہونا نظام کا درہم برہم ہو جانا ہے اور وہی دن یوم جزا ہے اور ہر شخص اپنے عمل کا بدلہ اس روز دیکھے گا۔[66]

**سورۃ العٰدیٰت کا سورۃ الزلزال کے ساتھ ربط**

سورۃ الزلزال میں مجازات اعمال کا قانون بیان کیا گیا تھا اور یہ کہ انسان جو بھی نیکی یا بدی کرے گا روزِ قیامت اس کا بدلہ پالے گا۔ اس سورت میں انسان کی غفلت ولا پرواہی اور اپنے رب کی ناشکری کی مذموم خصلت بیان کی جارہی ہے۔ اور یہ کہ دراصل اللہ سے بے پرواہی کا سبب مال کی لالچ اور نفس کی خواہشات ہے اس کے پیچھے پڑ کر انسان اپنے رب کو بھلا دیتا ہے اور دوبارہ زندہ ہونے سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔[67]

**سورۃ القارعہ کا سورۃ العٰدیٰت کے ساتھ ربط**

سورہ العٰدیٰت میں انسانی فطرت میں رہی ہوئی تین خرابیوں کا ذکر تھا۔ ناشکری، مال و دولت کا حرص اور غفلت ولا پرواہی اپنے حقیقی مالک سے۔ اس سورت میں روزِ محشر برپا ہونے والے ہولناک واقعات کا ذکر کیا جارہا ہے تا کہ انسان اپنی غفلت سے باز آجائے اور اپنے رب کا شکر گزار بن جائے اور تمام بیماریوں کی بنیادی چیزوں یعنی حرص اور لالچ سے بچے۔[68]

**سورۃ التکاثر کا سورۃ القارعہ کے ساتھ ربط**

سورۃ القارعہ میں انسان کو قیامت کے قریب آنے والے ہولناک واقعات سے خبر دار کیا گیا تھا۔ اس سورت میں جو اسباب غفلت ہیں انسان کو اس سے باخبر کیا جارہا ہے کہ مال و دولت کی حرص انسان کو آخرت سے غافل اور دور کرنے والی چیز ہے اور اسی طرح مال و اولاد پر تفاخر و غرور بھی۔ انسان کو چاہیے کہ ان فتنوں میں مبتلا ہو کر اپنے آخرت کو بھلا نہ دے۔[69]

**سورۃ العصر کا سورۃ التکاثر کے ساتھ ربط**

سورۃ التکاثُر میں یہ ذکر تھا کہ انسان اپنی زندگی اس حرص میں گزار دیتا ہے کہ اس کے ساتھ زیادہ مال و دولت ہو عیش و عشرت کی اسباب موجود ہو اور اس پر وہ فخر کرتا ہے۔ اس سورت میں یہ بیان کیا جارہا ہے کہ انسان اپنے قیمتی سرمایہ حیات سے جو فائدہ اٹھانا تھا وہ نہیں اٹھاتا تو اس طرح انسان اپنی تباہ و برباد کرتا ہے۔ اس خسران سے بچنے کے لیے چار اصول ذکر کرتے ہیں، ایمان و عمل صالح، تواصوا بالحق ، تواصوا بالصبر، گویا اصول فلاح و سعادت کے موضوع پر یہ سورت ایک اعلیٰ جامع سورت ہے۔[70]

**سورۃ الھُمزہ کا سورۃ العصر کے ساتھ ربط**

سورۃ العصر میں انسان کو ایسی بنیادی اصولوں کی ہدایت فرمائی گئ کہ ان کے ذریعے وہ اپنے زندگی خسران سے بچا سکے۔ اس سورت میں ان ناپاک خصلتوں کا بیان ہے جن سے انسان اپنی زندگی تباہ و برباد کرتا ہے۔ وہ لعن طعن جیسے مذموم خصلتیں ہیں۔ سورۃ العصر میں تحفظ کے اصول اربعہ کا بیان تھا۔ اور اس سورت میں اصل انسانیت ہی کو تباہ کرنے والی خصلتوں کا بیان ہے تا کہ انسان اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے۔[71]

**سورۃ الفیل کا سورۃ الھُمزہ کے ساتھ ربط**

سورۃ الھُمزہ میں انسان کی اخلاقِ رزیلہ کی مذمت اور اس پر اللہ کی طرف سے عذاب نازل ہونے کا ذکر تھا۔ جو آخرت میں ذلیل حرکتوں پر مرتب ہو گا۔ اس سورت میں یہ بیان کیا جارہا ہے کہ اللہ کی نافرمانی اور اس کی دین کی دشمنی اور مقابلہ دنیا میں تباہی و بربادی کا سبب ہے۔[72]

**سورۃ قریش کا سورۃ الفیل کے ساتھ ربط**

سورۃ الفیل میں اہل مکہ پر اللہ کے اس خاص انعام کا ذکر تھا کہ مکہ والوں کو ابرہہ کے حملہ سے محفوظ رکھا۔ اور اہل مکہ کی یہ حفاظت تکوینی

طور پر صرف اس لیے کہ اخر زمانؐ کا ظہور ہونے والا تھا۔ اس سورت میں اہل مکہ اور قریش پر مزید یہ انعام بیان کیا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سفر کی سہولتیں عطا فرمائی اور موسمی اختلافات کے بنیاد پر ان کی دو سفر ہوتے تھے۔ یمن گرم ملک تھا تو سردی میں اس کے طرف سفر کرتے تھے اور شام سرد ملک تھا تو موسمِ گرم میں تجارت کے لیے اس کی طرف سفر کرتے تھے۔[73]

**سورۃ الماعون کا سورۃ قریش کے ساتھ ربط**

سورۃ قریش میں اہل قریش پر خاص انعامات کا ذکر تھا۔ اور انعامات کو یاد دلا کر ان کو رب البیت کی بندگی کو دعوت دی گئی تھی۔ اس سورت میں قریش کے وہ امراض روحانیہ بیان کئے جارہے ہیں جو ان کے لیے دنیا اور آخرت کی سعادت سے محرومی کا باعث بنے۔[74]

**سورۃ الکوثر کا سورۃ الماعون کے ساتھ ربط**

سورۃ الماعون میں حکمت اعتقادیہ و عملیہ کے اقسام کا ذکر تھا اور اس کے ساتھ انسانی زندگی کے جو اعمال و اخلاق باعث عیب ہیں ان کی مزمت بھی کردی گئی تھی تو اس مناسبت سے اس سورت میں خیر کثیر کا ذکر ہے جس کے باعث انسانی حیات عظمت و بلندی تک پہنچتی ہے اور اس خیر کثیر کی شاخیں اور نہریں اس طرح پھیل جاتی ہے کہ قیامت تک انسانی نسل ان کے ذریعہ ہر قسم سیر ابی اور شادابی حاصل کرتے رہنگے۔[75]

**سورۃ الکافرون کا سورۃ الکوثر کے ساتھ ربط**

سورۃ الکوثر میں خیر کثیر کی بشارت سنائی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کردیا تھا کہ محمد ﷺ کا دین ہی غالب ہوگا اور محمدؐ ہی کامیاب ہوگا اور جو بھی دشمنی اور بغض رکھے گا وہ ناکام اور تباہ ہوگا۔ اس سورت میں دنیا کے وہ تمام گمراہوں اور باطل ملت کے پیروی کرنے والوں کو جو باطل کو فروغ دینے کے لیے بڑی محنت اور جدوجہد کررہے ہیں ان کو کھلے عام اعلان کیا جارہا ہے کہ اب حق پرستوں کو ان باطل پرستوں کی سازشوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔[76]

**سورۃ النصر کا سورۃ الکافرون کے ساتھ ربط**

سورۃ الکافرون میں اس امر کا حکم تھا کہ مشرکین کی سازشوں سے مسلمانوں کو کسی درجہ خوف ڈر پیدا نہ ہو اور یہ کہ کفار مکہ شرک اور کفر سے باز آنے کو تیار نہیں تو مسلمان ایمان و توحید کے تقاضوں سے دست بردار ہو سکتا ہے اس مرحلہ پر بس یہی اعلان کافی ہے لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ۔ اس سورت میں فتح و نصرت کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ کے لیے غلبہ دین اور ظہور اسلام کی خبر دی ہے۔ اور چونکہ یہ بات اس نعمت کو متضمن تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی غرض اور بعثت الحمد اللہ مکمل ہوگئی۔[77]

**سورۃ اللھب کا سورۃ النصر کے ساتھ ربط**

سورۃ النصر میں یہ بیان تھا کہ حق اور ہدایت ہی کو غلبہ و کامیابی حاصل ہوتی ہے اور دنیا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ اور دین غالب اور کامیاب فرمایا ہے۔ اس سورت میں یہ فرمایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دین اور پیغمبرؐ کی دشمنی کا انجام کس تباہی اور بربادی کی صورت میں رونما ہوتا ہے چنانچہ وہ سرداران مکہ جن کی مال و دولت اور شان و شوکت اور عزت میں کوئی کمی نہ تھی (جن میں ایک ابو لھب بھی تھا) کیسے ذلیل اور تباہ و برباد ہوئے۔[78]

**سورۃ الفلق کا سورۃ اخلاص کے ساتھ ربط**

سورۃ اخلاص میں عقیدہ توحید کا بیان تھا اور یہ کہ نجات کا دارومدار اسی پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات کے لحاظ سے یکتا مانا جائے اور اس طرح کہ اللہ کا کوئی نمونہ بھی نہیں اور اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں تو اسی عقیدہ کا نام توحید ہے۔ اور اس پر بندہ کی کامیابی و نجات

موقوف ہے۔ اس سورت میں مؤمن کے عقیدہ اور انسان کی سعادت میں جو چیزیں دخل انداز ہیں اور اس کو ہلاکت و تباہی میں ڈالنے والی ہیں ان کو بیان کیا جارہا ہے۔[79]

**سورۃ الناس کا سورۃ الفلق کے ساتھ ربط**

سورۃ الفلق میں اللہ رب العزت سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا تھا ایسے تمام آفات جو حسی اور ظاہری ہیں کہ ہر مخلوق کے شر سے، ہر تاریکی کے فتنہ سے، ہر جادو کی مصیبت سے اور حسد کی مکر سے تو یہ تمام آفات ظاہری اور حسی تھی۔ اس سورت میں ان آفات اور ہلاکتوں کو ذکر کیا جارہا ہے جو باطنی ہیں اور وہ نفس ان کے دواعی تقاضوں سے پیدا ہوتی ہیں اور قلب پر وارد ہو کر انسان کے دین اور عقیدے کو تباہ و برباد کر دینے والے ہیں تو اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا جارہا ہے۔[80]

**مصادر و مراجع:**

---

[1] ۔ کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، مکتبہ الحسن، سن اشاعت 1430ھ، ج:1، ص:4-8

[2] ۔ ابراھیم محمد الجرمي، معجم علوم القرآن معجم علوم القرآن، دار القلم، دمشق، 2001ء: ص:244

[3] ۔ ایضا ص:272

[1] مفتی مجتبیٰ عامیر، الجواھر السجنیۃ فی مقاصد السور والایات القرانیۃ، مکتبہ جواہر القرآن سلیم خان صوابی، سن اشاعت 2020، ج:1، ص:108-109

[5] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:6، ص:428-429 روم:9 فاطر:42 یٰسین:6

[6] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:6، ص:474

[7] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:3 صافات:167، 171، 180، 181، 182

[8] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:58-59 ص:88

[9] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:118-119 مؤمن:2، 3

[10] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:183

[11] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:234

[12] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:288

[13] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:320

[14] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:345

[15] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:363

[16] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:397

[17] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:437

[18] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:484 حجرات:3

[19] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:508

[20] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:527-528

[21] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:546-547

[22] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:560

[23] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:585 قمر:54

[24] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:606

[25] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:626

[26] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:7، ص:446-447

[27] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:3

[28] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:8، ص:22

[29] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:61

[30] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:77-178 الممتحنہ:13

[31] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:105

[32] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:119

[33] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:128-129 منافقون:8

[34] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:141

[35] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:165

[36] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:180-181

[37] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:201

[38] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:223

[39] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:237

[40] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:247

[41] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:259

[42] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:275

[43] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:290-291

[44] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:303

[45] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:315

[46] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:331

[47] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:345

[48] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:355

[49] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:379

[50] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:388-389

[51] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:402

[52] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:411

[53] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:418-419

[54] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:428

[55] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:432

[56] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:437

[57] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:444

[58] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:454

[59] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:461-462

[60] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:471

[61] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:479

[6262] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:485

[63] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:493-494

[64] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:506

[65] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:513-514

[66] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:517

[67] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:521

[68] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:525

[69] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:529

[70] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:533

[71] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:537

[72] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:546-547

[73] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:550-551

[74] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:554

[75] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:556

[76] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص،560

[77] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:565الکافرون:6

[78] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:569-570

[79] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:583

[80] کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القرآن، ج:8، ص:585